بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
بیرون شرح
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۸ نبوت ۱۳۴۵ ہش | ۲۲ رجب ۱۳۸۶ھ | ۸ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۵۹
ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

25

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ اسے دین اور دنیا میں سے کس کا غم زیادہ ہے

اگر ہر وقت دل کا رُخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے اور غم و ہم کے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے۔ فرمایا:۔

"میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا۔ اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئے گا جبکہ اس کا سارا غم و ہم دین ہو گا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں وہ اس نازک عہد کے ایفاء کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔ میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہو گی۔ ایک کھتری سے میں نے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور میں بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور سخت کُڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اس نے کہا تم ابھی بچہ ہو جب گرہستی ہو گے تب تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا۔ ایک عرصہ کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہو گی کسی تقریب سے پھر اسی کھتری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ میں نے کہا اب بتاؤ اب تو میں گرہستی ہوں۔ اس نے کہا تم تو ویسے ہی ہو۔ ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رُخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کلماتِ الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۱، ۳۹۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۷ نومبر۔ مورخہ ۵ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں علمی تقاریر کا چھٹا ماہانہ اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ مکرم عبد الشکور صاحب آف ملتان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا، محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات علی الترتیب از روئے قرآن مجید، از روئے احادیث اور از روئے بیانات بزرگان امت پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی احباب سے خطاب فرما کر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد جملہ احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی۔

محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب کی علالت

اور درخواست دعا

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

ربوہ ۷ نومبر۔ محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور جو علمی تقاریر کے چھٹے اجلاس منعقدہ ۵ نومبر میں شرکت کی غرض سے یہاں آئے ہوئے تھے، کل اچانک شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ آپ پر بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ابتدائی طبی امداد کے بعد آپ کو بغرض علاج بے ہوشی کی حالت میں کل ۲ بجے سہ پہر لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب بالخصوص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۶ء

بندگانِ حق کی مخالفت

جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر خلیفہ بنایا اور فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا تو سب فرشتوں نے سجدے میں سر خم کر دیئے مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔

ابٰی واستکبر وکان من الکافرین

یعنی ابلیس نے انکار کر دیا اور استکبار کیا کیونکہ وہ منکرین میں سے تھا۔ یہاں منکرین کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ابلیس ہی کا منکر نہیں ہونا تھا بلکہ بعد میں بھی منکرین ہوتے رہیں گے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے دراصل ایک بنیادی مثال پیش کی ہے اور بتایا ہے کہ جب ہم کوئی اپنا مامور دنیا میں بھیجا کریں گے۔ تو ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اور ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہوگا جو اس کی مخالفت کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے کہ جب کسی قوم میں اللہ تعالےٰ کا کوئی بندہ اصلاح کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ تو ساتھ ہی مخالفین کا گروہ بھی ظہور پذیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو اور واضح کرنے کے لئے فرمایا ہے۔

ولو اننا نزلنا الیھم الملائکۃ وکلمھم الموتٰی وحشرنا علیھم کل شیء قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرھم یجھلون ○ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون ○ ولتصغٰی الیہ افئدۃ الذین لا یؤمنون بالاخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ما ھم مقترفون ○ افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلا ط والذین اتیناھم الکتاب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق فلا تکونن من الممترین ○ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا ط لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم ○ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون ○ ان ربک ھو اعلم من یضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین ○

(الانعام آیت ۱۱۲ تا ۱۱۸)

ترجمہ۔ اور اگر ہم ان پر فرشتے نازل کرتے اور مردے ان سے کلام کرتے اور ہر ایک چیز کو ہم ان کے آمنے سامنے کھڑا کر دیتے تو بھی وہ اللہ کی مشیت کے بغیر ایمان نہ لاتے بلکہ ان میں سے بہت سے جاہل ہیں۔ اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے (ان کے دل میں) بُرے خیال ڈالتے ہیں جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو بھی اور ان کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔ اور (خدا تعالےٰ نے یہ اس لئے چاہا ہے) تا قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل (اپنے اعمال کے نتیجہ میں) ایسی ہی باتوں کی طرف جھکیں اور تا وہ اس (یعنی جھوٹ) کو پسند کرنے لگ جائیں اور تا وہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں (تو کہہ دے کہ) کیا اللہ کے سوا میں کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں؟ حالانکہ اس نے تم پر کھلی کتاب اتاری ہے اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ سچائی کے ساتھ تیرے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ پس تو جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ بن۔ اور تیرے رب کی بات (تو) حق اور انصاف کے ساتھ پوری ہو کر رہے گی (کیونکہ) اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ خوب سننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر تو زمین میں (بسنے والوں) سے اکثر کی بات کی پیروی کرے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔ وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکل سے باتیں کرتے ہیں۔ تیرا رب ہی یقیناً اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔ بہتر جانتا ہے اور وہی ہدایت یافتوں کو بہتر جانتا ہے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو بندگان حق کے مخالفین کی نشاندہی کی ہے۔ اور ان کے حلیہ کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ جھوٹی باتیں آپس میں پھیلاتے ہیں تا کہ عوام کو دھوکا دیا جا سکے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے مخالفین کے اخلاق پر بھی روشنی ڈالی ہے فرماتا ہے

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

یعنی ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ آگے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ انتباہ کرتا ہے کہ

الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون

یادِ محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ

آقا تیرے مزار پر جاتا ہوں بار بار
شاید کہ سیلِ اشک سے دل کا دُھلے غبار

آنکھوں کے سامنے بھی ہے آنکھوں سے دُور بھی
گویا ہے لطفِ دید بعید و حضور بھی

ہر بات یاد آ کے ستاتی ہے اِس قدر
دل میرے بے قرار ہیں راتیں ہیں غم اثر

ہر لمحہ دل میں رنج و الم کا ہے ازدحام
اکثر تصورات میں ہوتا ہوں ہم کلام

تیری نگاہِ جود و کرم کا وہ التفات
ہے جس کی یاد چشم و دل و جاں کی کائنات

ہم غم زدوں کو مل نہ سکے گی وہ عمر بھر
ٹکرا کے آسمان سے لوٹ آئے گی نظر

لیکن خدا کا شکر ہے تو بامراد تھا
مضبوط کر گیا ہے خلافت کا سلسلہ

جو نافلہ ملا تھا مسیح الزمان کو
پہنچا ہے وہ بفضلِ خدا اپنی شان کو

اس کو خدا نے دی ہے خلافت کی اب قبا
وہ دیں کی تمکنت ہے دلوں کا ہے آسرا

فتح و ظفر کا دَور ہے اس شاہِ دیں کا دَور
ادیانِ باطلہ کے بدلنے لگے ہیں طور

ہر آن اس پہ سایۂ پروردگار ہو
اس کی ہر ایک بات تیری یادگار ہو

26

خلیفۂ وقت کی آواز ——— اور ——— ہمارا فرض

(شیخ خورشید احمد)

اللہ تعالیٰ اپنے جن مقبول بندوں کو خدمتِ دین کے لئے چُنتا ہے اور مومنین کی قیادت کے منصبِ جلیلہ پر فائز کرتا ہے ان کی آواز میں قبولیت کی ایک غیر معمولی تاثیر بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی وہ کوئی تحریک کرتے ہیں حلاوتِ ایمان سے سرشار ہونے والی تمام سعید الفطرت روحیں بصد ذوق وشوق اس پر لبیک کہتی ہیں اور شرح صدر کے ساتھ اس کی تعمیل پر کمربستہ ہو جاتی ہیں اور اس وقت تک چین نہیں لیتیں جب تک کہ وہ تحریک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو جاتی۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جو جماعت قائم فرمائی ہے اس میں ہم نے کثرت سے اور بار بار ایسے ایمان افروز نشان دیکھے ہیں کہ امامِ جماعت اور خلیفۂ وقت نے ایک تحریک فرمائی۔ حالات بظاہر ایسے تھے کہ کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ تحریک کامیاب ہوئی اور ایسے رنگ میں کامیاب ہوئی کہ اپنے اور بیگانے سب حیران رہ گئے۔ مادی نظر اسے شائد محض لیڈرشپ اور قیادت کی کامیابی قرار دے گی لیکن چشمِ بصیرت رکھنے والے جانتے ہیں کہ دراصل یہ کامیابی اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اسی کی بخشی ہوئی تاثیر اور جذب واثر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ برکت اور یہ تاثیر دراصل ایک عطیۂ خداوندی ہے جس سے خدائے قادر وتوانا کی طرف سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ میری برکت اور مدد کا ہاتھ اس جماعت اور اس جماعت کے امام کے سر پر ہے اس لئے مادی اسباب کی کمی اور ناموافق حالات اس کی ترقی اور کامیابی کی راہ میں ہرگز حائل نہیں ہو سکتے۔

اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

یعنی خلیفۂ برحق اور امام وقت کی طرف سے زمین پر جو تحریک کی جاتی ہے آسمان کے فرشتے بھی اسے کامیاب بنانے کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں اور اس کی تائید میں کام کرنے لگتے ہیں۔

یہ تاثیر اور یہ جذب واثر درحقیقت امام الزمانؑ کی ان برکات کا ہی پرتو ہوتا ہے جن کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اسکے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔۔۔۔ یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی ہے اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح ہو اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔۔۔۔ امامت ایک قوت ہے کہ اس شخص کے جوہر فطرت میں رکھی جاتی ہے کہ جو اس کام کے لئے ارادۂ الٰہی میں ہوتا ہے۔"

(ضرورت الامام)

قوتِ امامت کی غیر معمولی تاثیر اور جذب واثر کے نظارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ سعادت مہد میں تو فوق العادت طور پر کثرت سے نظر آتے رہے لیکن حضورؑ کے وصال کے بعد جب جماعتِ احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کے خدائی وعدے کے مطابق خلافت قائم ہوئی تو اس میں بھی امام الزمان کی برکات کا یہ پرتو قدم قدم پر ہمیں نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا تسلسل آج خلافتِ ثالثہ کے مبارک دَور میں بھی قائم ہے۔ چنانچہ خلافتِ ثالثہ کے عہد میں اس وقت تک جتنی تحریکیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کے سامنے پیش کی گئیں وہ سب غیر معمولی طور پر کامیاب ہو رہی ہیں جن سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان تحریکوں کے پیچھے دراصل اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کارفرما ہے جو انہیں خاص مقبولیت بخش رہا ہے۔

حال ہی میں حضور اقدس نے وقفِ جدید کی اس تحریک کی طرف احبابِ جماعت کو پھر متوجہ کیا ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ آخری تحریک ہے اور اس لحاظ سے بھی جماعت کیلئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب پورے طور پر اس تحریک کے کامیاب ہونے کا وقت آگیا ہے کیونکہ جس تحریک کی طرف حضرت المصلح الموعودؓ اپنی طویل علالت کی وجہ سے جماعت کو زیادہ متوجہ نہ کر سکے تھے اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُرتاثیر آواز نے اسے ازسرِنو تقویت بخشی ہے ہمیں یقینِ کامل ہے کہ جماعت کے مخلصین پورے ذوق وشوق کے ساتھ حسبِ سابق والہانہ انداز میں اس پر لبیک کہیں گے اور اسے کامیاب بنا کر ہی دم لیں گے۔

وقفِ جدید کے سلسلے میں حضور نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے وہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور نے تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے جن کا خلاصہ خود حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

(۱) "زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔۔۔۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔"

(۲) "جو دوست اس تحریک میں حصّہ لے رہے ہیں وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں۔۔۔۔ وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقفِ جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔۔۔۔ انہیں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔"

(۳) "مَیں احمدی بچّوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ۔۔۔ وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو۔۔۔۔ اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔"

یہ ہے خلاصہ وقفِ جدید کے سلسلے میں حضور کے مطالبات کا۔ ہمیں یقین ہے کہ جماعت ان تینوں مطالبات کو انشاء اللہ پورا کرے گی تاکہ تحریک وقفِ جدید جن عظیم الشان مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی وہ پورے ہوں اور ان کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔ تحریک وقفِ جدید نہ صرف جماعت کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کرتی ہے بلکہ یہ ملک وملّت کے مفاد کا بھی ایک ہمہ گیر تقاضا ہے۔ کیونکہ پاکستان کے عوام کو تعلیم دینا۔ انہیں قرآن کریم پڑھانے سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کرنا ایک اہم ملکی ضرورت بھی ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت بھی اس طرف توجہ دے رہی ہے اور مساجد میں دینی تعلیم دینے کا انتظام کر رہی ہے۔ وقفِ جدید کی بنیادی غرض بھی یہی تھی کہ ہمارے معلمین ملک بھر میں ——— اور بالخصوص دیہاتی علاقوں میں پھیل جائیں اور وہاں لوگوں کو اخلاقی اور دینی اور روحانی تعلیم دیں اور قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا انتظام کریں۔ وقفِ جدید کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ آخری تحریک ہے جسے حضور نے اپنی لمبی اور مسلسل بیماری کے آغاز میں بڑی دردمندی کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ حضور کے دل میں اس تحریک کے کامیاب ہونے کی جو شدید

خواہش اور تڑپ تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور نے اسے پیش کرتے ہوئے بڑے درد سے مگر ساتھ ہی بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا کہ :-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالےٰ
نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے
خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں
مَیں اس فرض کو تب بھی پُورا کروں گا
اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ
نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو
الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں
دے رہے ۔ اور میری مدد کے لئے
فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔"

(الفضل ۷ رجنوری ۵۸ء)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حضور بعد میں اپنی مسلسل بیماری کی وجہ سے اسکی طرف ہمیں زیادہ متوجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے جماعت نے بھی کما حقہٗ اس میں حصّہ نہ لیا مگر اس کے باوجود اس وقت تک بھی جو خوشکن نتائج اس تحریک کے بر آمد ہوئے ان سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ واقعی اس تحریک کی کامیابی کے سلسلے میں بندوں سے زیادہ فرشتوں کا ہاتھ کام کرتا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشکردہ تحریک کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ یہ پہلی تحریک ہے جسے پورا کرنے کی ذمّہ داری خلیفۂ وقت کی طرف سے جماعت احمدیہ کے نونہالوں کے سپرد کی گئی ہے ۔ احمدی بچّوں اور بچیوں کی جو دو تنظیمیں جماعت میں اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے نام سے قائم ہیں غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک اہم جماعتی تحریک کو پورا کرنے کی ذمّہ داری ان پر ڈالی گئی ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ ان ہر دو تنظیموں کے تمام عہدیداران اور انکے نگران پورے عزم اور پوری جدّ وجہد کے ساتھ حضور کے مطالبہ کو پورا کرنیکی کوشش کریں گے ۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری تمام رشد و سعادت اسی میں ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہیں کیونکہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ۔ امام جماعت کے لئے ڈھال کے طور پر ہوتا ہے ۔ جماعت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس ڈھال کی پناہ میں ہو کر دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرے اور ان تحریکوں کو کامیاب بنائے جو اس کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں ۔ ہمیں خلیفۂ وقت کی آواز کو معمولی آواز نہیں سمجھنا چاہیئے اس کے پیچھے دراصل اللہ تعالےٰ کا منشاء اور اس کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اور اس پر لبیک کہنا ایک بہت بڑی سعادت ہوتی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی ابدی برکات و افضال کے وارث کئے جائیں گے ۔

انشاء اللہ تعالیٰ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

"یہ نقش دل سے مٹایا نہ جائیگا"

(مکرم چوہدری محمد خضر صاحب شہباز کراچی)

ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہمیں داغ مفارقت دیئے ایک سال ہو رہا ہے مگر ہمارے زخمی دل ابھی تک ان کی یاد میں بے قرار ہیں اور آئندہ بھی بے قرار رہیں گے ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ وہ حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر رات دن ہمارے لئے دعائیں کرتا تھا۔ اس کی ایک ہی تڑپ، ایک ہی خلش، ایک ہی تمنّا اور ایک ہی آرزو تھی اور وہ یہ تھی کہ ؎

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ ۔ ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے (المصلح الموعود)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے (اللہ تعالےٰ ان کا مقدس و بابرکت وجود تا دیر ہم میں سلامت رکھے) کیا ہی خوب کہا ہے ؎

قومِ احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے ۔ اَن گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

ہم میں سے اکثر اس کے عینی شاہد ہیں ہم نے حضرت مصلح موعودؓ کو ساری ساری رات کام کرتے دیکھا ہے ۔ حضور نے اپنے سکون و آرام کو اپنی جماعت پر قربان کیا ۔ اپنے بچّوں سے بڑھ کر اپنی جماعت سے محبّت کی اپنی جماعت کے ہر فرد کی تکلیف اور دُکھ کو اپنی تکلیف اور دُکھ سمجھا ۔ خدا تعالےٰ ان کی رُوح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نہ صرف اپنی جماعت بلکہ تمام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے وہ وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں جن پر ہر احمدی کو بجا طور پر فخر ہے ۔ تحریک جدید بھی حضور کا ایک عظیم کارنامہ ہے جس کو احمدیت کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے ۔ آج غیر ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں جو لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر خدا تعالےٰ کے مقرب بندے بنے ہوئے ہیں وہ سب اسی تحریک کا نتیجہ ہیں ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"، اسی تحریکِ جدید کے ذریعے پورا ہو رہا ہے ۔ آج جو غیر ممالک میں خدا تعالےٰ کے گھر بسائے جا رہے ہیں اور سکول ۔ مدرسے اور مشن کھولے جا رہے ہیں ۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اسی تحریک کا نتیجہ ہے ۔ پھر آپ نے اپنے ملک میں لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ اور خدا تعالےٰ کے رسولؐ کی محبّت پیدا کرنے کے لئے تحریک 'وقفِ جدید' جاری کی اللہ تعالےٰ نے اس تحریک میں بھی برکت ڈالی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک بھی اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہے اور انشاء اللہ کامیاب رہے گی ۔

پھر حضورؓ نے ہجرت کے بعد ربوہ جیسا شہر بسا کر ہمیں دوبارہ ایک جگہ جمع کر کے نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری آئندہ نسلوں پر بھی احسان فرمایا ۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت میں مختلف تنظیمیں قائم کیں یعنی انصار اللہ ۔ خدام الاحمدیہ ۔ اطفال الاحمدیہ ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات ایسی تنظیمیں ہیں جن کا فائدہ ہر احمدی محسوس کرتا ہے ۔ یہ تمام کارنامے اور تنظیمیں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زندہ جاوید کارنامے ہیں ۔ ع

"محمود تیرا نام بھلایا نہ جائے گا"

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے اصحاب متوجّہ ہوں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قافلہ قادیان جائے گا ۔ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ر دسمبر مقرر ہوئی ہیں ۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالےٰ لاہور سے بتاریخ ۲ ر دسمبر ۶۶ء گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر کے ذریعہ ہوگی ۔ لاہور سے بارڈر تک اور بارڈر سے فیروز پور سٹیشن تک سفر بذریعہ بس ہوگا اور فیروز پور سے بذریعہ ٹرین جالندھر امرتسر ہوتے ہوئے ۳ ر دسمبر کو قادیان پہنچیں گے اور قادیان سے ۷ ر دسمبر کی شام کو اسی راستہ سے واپسی ہوگی ۔ اور حسینی والا گنڈا سنگھ بارڈر پر ۸ ر دسمبر کو واپس پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ بس لاہور آنا ہوگا ۔

جو احباب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں ۔ مندرجہ ذیل شرائط بہر حال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے :۔

۱ ۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے کام آ سکتا ہو یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں ۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں ۔

۲ ۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قادیان نہیں گئے یعنی ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں قادیان نہیں گئے ۔

۳ ۔ درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے ۔

۴ ۔ چونکہ وہ ایام شدید سردی کے ہوں گے اور سفر بھی لمبا ہے اس لئے اس قافلہ میں مستورات ، بچے اور ضعیف العمر اصحاب نہیں جا سکتے ۔

۵ ۔ جن احباب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ فوراً اس میں انڈیا درج کروا لیں ۔

۶ ۔ یہ درخواستیں ۱۰ ر نومبر تک بہر صورت نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے لہٰذا قافلہ میں شامل ہونے والے احباب جلدی کریں ۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی

27

مکرم جناب [redacted]

میرے والد بزرگوار حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کی چھیاسی سالہ زندگی علمی و ادبی رشحات، قلمی و تحریری مطبوعات کے لحاظ سے اس قدر بھرپور ہے کہ ان سب باتوں کا احاطہ کرنا ایک مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔ ابھی آپ کی بہت چھوٹی عمر ہی تھی کہ ملک کے چیدہ چیدہ اخبارات و رسائل میں آپ کے مضامین شائع ہونے لگے تھے اور عمر کے آخری لمحے تک اخبارات و رسائل کو بغور پڑھنے کا شغل جاری رکھا اور تحریری کام سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ آپ بیک وقت خوب نویس، خوشنویس اور زود نویس تھے۔ تحریر میں شگفتگی، شستگی اور دُرستگی تھی۔ آپ صرف شاعر ہی نہ تھے بلکہ نثر نگاری میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ آپ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کے زمانہ دلبستان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی تحریر کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:۔

"پہلو میں دل۔ دل میں درد۔ درد میں سوز۔ سوز میں رقت پیدا کرنے والے خدا کی حمد و ستائش سے عہدہ برآ ہونا میرا کام نہیں ہے۔ ایک ہی ہے جو حامد ہو کر محمد کہلایا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور جس کا مظہر اتم اس چودھویں صدی میں احمد کے نام سے آیا۔ جس نے ہمیں پھر توحید کا ترانہ سنا کر وہ محبوب ازلی یاد دلایا جو حسن و احسان کا سرچشمہ۔ تمام خوبیوں سے متصف۔ سارے نقصوں سے منزہ دلدار و دلربا ہستی ہے۔ جس کی شانِ محبوبی کچھ کچھ ان پُرنور چہروں میں پائی جاتی ہے جو مفاسد زمانہ کے ظلمات میں آفتاب عالمتاب ہو کر افق وحی و الہام پر درخشاں ہوتے ہیں۔ شپرہ چشم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ مگر وہ جن کو آنکھیں دی گئی ہیں اسکے جلوۂ دیدار کی تاب نہیں لا سکتے ایک ہی جھلک سے بیخود ہو کر گھر بار چھوڑ کر خویش و اقارب سے منہ موڑ یار و احباب سے رشتہ تعلق توڑ اسی کے دروازے پر دھونی رما تے ہیں۔ . . . . . . الخ"

آپ نے اپنی بیاض میں ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ "میں اپنی زندگی کو نو نو سالوں میں تقسیم شدہ دیکھتا ہوں"۔ اسلئے خاکسار اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کی زندگی کے چند اہم واقعات سن وار ایک اجمالی خاکہ کی صورت میں پیش کرتا ہے جو بعد میں تفصیلی حالاتِ زندگی مرتب کرتے وقت انشاء اللہ کام آئیں گے۔

۱۸۸۱ء تا ۱۸۸۴ء

آپ ۲۵ مارچ ۱۸۸۱ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری کو موضع گولیکی نزد کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ یہ تین دن کا عرصہ شیر خوارگی اُس زمانہ کی دیہاتی رسومات میں گذرا۔ تاریخی نام (محمد ظہور الدین ۱۲۹۸ھ) آپ کے والد ماجد نے رکھا۔

۱۸۸۴ء تا ۱۸۹۳ء

اس زمانہ میں آپ نے گھر پر قرآن کریم احادیث اور دیگر عربی و فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ ۱۸۸۹ء میں بعمر آٹھ سال آپ کا نکاح آپ کے ماموں پیر محمد رمضان صاحب رضی اللہ عنہ کی دختر سکینۃ النساء بیگم (بعمر ۳ سال) سے کر دیا گیا۔ رخصتانہ (پنجابی "مکلاوہ") ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ پیر مولوی محمد رمضان صاحب آف گولیکی کا نام "حقیقۃ الوحی" میں شہابِ ثاقب دیکھنے اور پیشگوئی پورا ہونے کی شہادت کے طور پر درج ہے آپ بھی ابو الکمل حضرت مولانا امام الدین صاحب فیض کی بیعت اور واپسی گولیکی پر مشرف بہ بیعت بذریعہ خط ہو گئے تھے۔ ۱۸۹۱ء میں حضرت والد صاحب رضؓ نے چوتھی جماعت پاس کی اور اپنی دادی صاحبہ کے ساتھ اپنی پھوپھی (محمد بی بی) کی شادی پہ امرتسر گئے۔ یہ رشتہ مشہور معاند سلسلہ مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری سے ہوا اور ہمارے خاندان کے خونی تعلقات غزنوی خاندان سے ہوئے

۱۸۹۳ء تا ۱۹۰۲ء

۱۸۹۵ء میں حضرت والد صاحب رضؓ نے مڈل فارسی ورنیکلر کنجاہ سے پاس کیا اس وقت کنجاہ میں بڑے بڑے عالم دین مثلاً ڈپٹی نذیر احمد آف دہلی اور مولوی احمد دین صاحب اور مولوی محمد دین صاحب وغیرہم جیسے حفاظ اور فقیہہ پڑھایا کرتے تھے اور کنجاہ کا مدرسہ فقہ و حدیث اور علم الکلام و تدریس منطق کی مشہور آماجگاہ اور مرکز بن گیا تھا۔ ۱۸۹۶ء میں آپ مشن ہائی سکول گجرات کی جونیئر سپیشل کلاس میں داخل ہوئے اور تقریباً روزانہ گولیکی سے گجرات (فاصلہ سات میل) سکول پڑھنے جایا کرتے تھے۔ ہمیں کئی عجیب و غریب واقعات (جو راستہ میں پیش آتے تھے) سنایا کرتے تھے۔ میرے دادا جان حضرت مولوی امام الدین فیضی صاحب فیض اکتوبر ۱۸۹۵ء میں اپنے پیر بسر رتڑ چھتڑ کے سید تھے سے ملاقات کے لئے بٹالہ تک گئے۔ بٹالہ میں بھی انہوں نے کسی عرس پر حاضر ہونا تھا۔ اس لئے ٹھہر گئے۔ وہاں آپ نے حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت کچھ سنا۔ وہیں سے ایک روز کے لئے قادیان بھی خاموشی سے ہو آئے پھر دسمبر ۱۸۹۵ء کے جلسہ سالانہ پر باقاعدہ حاضر ہو کر حضور علیہ السلام کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے اور اپنا اہلیہ محترمہ ۱۱ بچے دونوں بچوں اور دیگر افراد خاندان کے نام بھی لکھوا دیے۔ واپس گولیکی آکر گھر میں حضرت اقدس علیہ السلام کا پیغام اور کچھ کتب پڑھنے کے لئے کہا۔ چنانچہ والد ماجد نے بھی بیعت کا خط لکھا۔ اور اکثر افراد خاندان نے دو چار سالوں کے اندر باقاعدہ بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

۱۸۹۷ء کے اواخر میں آپ مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری کے پاس اسلامیہ ہائی سکول میں انٹرنس پڑھنے کے لئے بھجوائے گئے۔ ہاں آپ قادیان میں دستی بیعت کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پھر ہیڈ فیروز پور میں دار وغہ عبد الحمید کے پاس بھیجے گئے۔ پھر جہلم میں ایک سکھ جج کی عدالت میں کچھ دیر ملازمت کی۔ اور اور چند روز موضع خوجیانوالی میں مڈل مکتب میں بھی کام کیا۔ اسی دوران آپ کو ملک کے اخبارات اور رسائل میں مضامین چھپوانے اور شاعری کا شوق پیدا ہوا اور کئی رسالوں اور کتابوں کی تصنیف کی۔ لیکن منشائے ربی کچھ اور تھا کہ آپ مختلف عوارض و امراض میں مبتلا ہو گئے بحالت تپ لازم گولیکی میں مقیم رہے دیہاتی علاج و معالجہ ہوتا رہا۔ اسی زمانہ میں آپ نے قصص القرآن۔ دو حصے مشتمل بر پانچ ہزار اشعار رسالہ وفادار سیالکوٹ کے مولوی فضل الدین صاحب کے ذریعہ چھپوائے۔ ظہور المسیح حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ذریعہ چھپوائی۔ یہ کتاب آپ نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کے ثبوت لکھی۔ دیباچہ میں مخدوم الملت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا تحریر کردہ سرٹیفکیٹ موجود ہے کہ

"میں نے ظہور مسیح کا مسودہ پڑھا مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور رقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا"

. . . . . . میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم"

۱۹۰۲ء تک آپ نے نہ صرف ہندوستان کے تقریباً ہر اخبار میں مضامین چھپوائے بلکہ پچیس کے قریب کتب اور رسائل بھی طبع کرائے۔ جس میں ناول بچوں کے لئے منظوم حکایات۔ قرآنی سورتوں اور احادیث کا منظوم ترجمہ۔ اردو فارسی اور پنجابی زبان میں قصائد۔ غزلیات مذہبی اور دو مانی مسائل پر نثر نگاری کے بیش قیمت مضامین ملتے ہیں اور پھر الحکم اور البدر قادیان میں جو مضامین بھجواتے رہے۔ ان کی فہرست بہت طویل ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

میرے برادر نسبتی کی اہلیہ کا ۱۰ نومبر کو اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بشیر احمد ڈرائیور ۷۸/۴ جیکب لائنز کراچی

۲۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ساکن چک ۲۰۹ تحصیل و ضلع لائلپور ڈاڈر ہسپتال میں زیر علاج ہیں وہ اپنی کامل شفایابی اور دوسرے مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد صدیق صدر عمومی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی ٹانگ میں درد کی شدید تکلیف ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے

محمود احمد ظفر
کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ

قسط نمبر ۲

وقفِ عارضی کے واقفین کی چوتھی فہرست

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد

۲۰۶- مکرم عبدالرؤف صاحب ڈھاکہ
۲۰۷- " عبدالغنی صاحب "
۲۰۸- " عبدالماجد صاحب بی اے ہیڈ شرقی
۲۰۹- " پروفیسر پرویز پروازی صاحب ربوہ
۲۱۰- مکرمہ اہلیہ صاحبہ "
۲۱۱- مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ
۲۱۲- " خلیفہ عبدالمنان صاحب ربوہ
۲۱۳- " محمد ابراہیم صاحب چہور چک سانگلہ ہل
۲۱۴- " حمید اسلم صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۲۱۵- " محمد حنیف صاحب قریشی ربوہ
۲۱۶- " ماسٹر بیرم خان صاحب گھٹیالیاں
۲۱۷- " محمد یوسف صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالوکے بھگت)
۲۱۸- " ماسٹر حمید احمد خان صاحب گھٹیالیاں
۲۱۹- " سید غلام احمد صاحب نثار "
۲۲۰- " ماسٹر محمد صدیق صاحب ربوہ
۲۲۱- " حکیم عبدالرحمن صاحب خاکی راولپنڈی
۲۲۲- " شریف احمد صاحب کوٹ آغا قلعہ صوبا سنگھ
۲۲۳- " فیروز الدین صاحب بٹ ربوہ
۲۲۴- " محمود احمد صاحب (طاہر کریانہ سٹور)
۲۲۵- " سید محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ
۲۲۶- " مولوی عبدالسمیع صاحب ربوہ
۲۲۷- " ماسٹر شیر علی صاحب "
۲۲۸- " " فقیر احمد صاحب "
۲۲۹- " غلام مرتضیٰ صاحب [illegible] "
۲۳۰- " مولوی عبدالقدوس علی صاحب ڈیرہ غازیخان
۲۳۱- " رحیم بخش صاحب محمود مظفرگڑھ
۲۳۲- " جناب امیر حسن صاحب [illegible] مشرقی پاکستان
۲۳۳- " شیخ عبدالحق صاحب انجینئر لاہور
۲۳۴- " جناب غلام احمد صاحب "
۲۳۵- " چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۲۳۶- " چوہدری محمد حسین صاحب چک ۵ کبیر والہ ملتان
۲۳۷- " ماسٹر عبدالرحمن صاحب ٹی آئی سکول گھٹیالیاں
۲۳۸- " چوہدری محمد دین صاحب قلعہ صوبا سنگھ
۲۳۹- " فراست اسلم صاحب "
۲۴۰- " چوہدری غلام احمد صاحب تلہ گنگ کیمبلپور

۳۴۱- مکرم مقبول احمد صاحب تمیمی جہلم
۳۴۲- " ناصر احمد صاحب کھیوڑا
۳۴۳- " محمود احمد صاحب ایاز صابووالہ
۳۴۴- " غلام مصطفیٰ صاحب [illegible] چک [illegible] جنوبی
۳۴۵- مکرم صوفی محمد دین صاحب بدوملہی
۳۴۶- " محمود احمد صاحب "
۳۴۷- " منصور احمد صاحب بشیر جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۴۸- " عبدالعزیز صاحب طاہر "
۳۴۹- " منور احمد صاحب خالد دارالرحمت وسطی ربوہ
۳۵۰- " بشیر احمد صاحب سبزی فروش "
۳۵۱- " منور احمد صاحب ٹی آئی کالج "
۳۵۲- " مبشر احمد صاحب ظفر چک ۳۰/۱۱ منٹگمری
۳۵۳- " منصور احمد صاحب بشیر ربوہ
۳۵۴- " بشیر احمد صاحب "
۳۵۵- " [illegible] سیکنڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۳۵۶- " ملک فضل خان صاحب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
۳۵۷- " حبیب احمد صاحب [illegible]
۳۵۸- " محمود احمد صاحب [illegible] گجرات
۳۵۹- " خالد پرویز صاحب ربوہ
۳۶۰- " چوہدری غلام احمد صاحب تلہ گنگ کیمبل پور
۳۶۱- " میاں عبدالقیوم صاحب ربوہ
۳۶۲- " " فضل الٰہی صاحب "
۳۶۳- " محمد اسمٰعیل صاحب چنیوٹ
۳۶۴- " خالد پرویز صاحب ٹی آئی کالج ربوہ
۳۶۵- " عبدالخالق صاحب ہیڈ شرقی لاہور
۳۶۶- " عطاء الرحمن صاحب چغتائی لاہور
۳۶۷- " سجاد حمید احمد صاحب [illegible]
۳۶۸- " ملک منور احمد صاحب جاوید لاہور
۳۶۹- " کمال الدین صاحب ایم ایس سی ربوہ
۳۷۰- " کیپٹن سید محمد احمد شاہ صاحب "
۳۷۱- " چوہدری عبدالغفور صاحب انصاری "
۳۷۲- " قریشی فضل حق صاحب "
۳۷۳- " سلطان احمد صاحب "
۳۷۴- " حمید اللہ صاحب "
۳۷۵- " حسن محمود صاحب "
۳۷۶- " خلیفہ عبدالباسط صاحب "
۳۷۷- " عبدالحفیظ صاحب "
۳۷۸- مکرم قریشی طاہر احمد صاحب ربوہ
۳۷۹- " " محمد انور صاحب "
۳۸۰- " حکیم حفیظ الرحمن صاحب سنوری لاہور
۳۸۱- " محمد اشرف صاحب ربوہ
۳۸۲- " برکت اللہ صاحب "
۳۸۳- مکرم جناب محمد ضیاء اللہ صاحب ربوہ
۳۸۴- " قمر احمد صاحب "
۳۸۵- " ہدایت اللہ صاحب ہادی "
۳۸۶- " محمود احمد صاحب لطیفی "
۳۸۷- " میاں غلام مصطفیٰ صادق صاحب ربوہ

جماعتوں کی تربیت کیلئے امراءِ ضلع آدمی مہیا کریں

گذشتہ مجلس مشاورت ۶۶ء میں تجویز ۱۱ یہ تھی کہ:-

"پاکستان میں کثرت دیہاتی جماعتوں کی ہے۔ اس وقت ان کی تربیت کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور معلمین کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ یہ ضرورت کماحقہ پوری نہیں ہو رہی۔ لہٰذا چاہیئے کہ نظارت اصلاح وارشاد یا وقف جدید یہ انتظام کرے۔ کہ ہر دیہاتی جماعت میں سے ایک شخص کو لے کر اس کی چھ ماہ یا سال میں تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور وہ واپس آکر تعلیمی اور تربیتی امور میں جماعت کی رہنمائی کر سکے۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا۔ کہ جماعتیں موزوں آدمی بھجوائیں۔ اور ایک سال یا چھ ماہ کے اخراجات کا بندوبست کریں وغیرہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:-

"جماعتیں اخراجات کیوں برداشت کریں۔ یہاں لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام ہوگا۔ ویسے جماعتیں انہیں جیب خرچ دینا چاہیں۔ تو دے دیں۔ آپ آدمی بھجوانے والے بنیں۔ یہاں تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ اصل کام انتظام کرنا نہیں۔ بلکہ اصل کام موزوں آدمی کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوانا ہے اور اسکی ذمہ داری اُمراءِ ضلع پر ڈالنی چاہیئے اور خصوصاً صوبہ سرحد کی جماعت پر چونکہ وقف جدید انجمن احمدیہ کی رپورٹ ہے کہ وہ موزوں آدمی مہیا نہیں کرتی غرض آپ آدمی بھجوائیں انکی تعلیم تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ کھانے کے علیحدہ اخراجات کی ضرورت نہیں۔ یہاں لنگر خانہ میں انتظام ہو جائے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ آپ یہ تجویز پاس کر کے اور خوش ہو کر گھروں کو چلے جائیں گے اور آدمی کوئی نہیں بھیجیں گے۔ تو خالی تجویز پاس کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔"

نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ امراءِ ضلع کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے موزوں آدمی بھجوائیں۔ اگر سکرٹریان اصلاح وارشاد کو بھجوایا جائے۔۔۔ ۔۔۔ جو کام کرتے ہوں اور سلسلہ کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ تو مناسب ہوگا۔ نظارت ہذا جماعتوں سے ۲۰ر نومبر تک جواب کی انتظار کرے گی۔ جب ہمارے پاس موزوں احباب کے نام پہنچ جائیں گے۔ تو فہرست اور تاریخ استفادہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جواب جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش فرمائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ٹیلی پرنٹر اور کلرکوں کی بھرتی

سنٹرل ٹیلی گراف آفس راولپنڈی میں ٹیلی پرنٹر اور کلرکوں کی بھرتی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسکے لئے امتحان مقابلہ ۱۸/۱۲/۶۶ کو زیر نگرانی سپرنٹنڈنٹ انچارج ٹیلیگراف اور ٹیلی فون آفس راولپنڈی ہوگا۔ مجوزہ فارم سپرنٹنڈنٹ مذکور کے دفتر سے -/۱ کا پوسٹل آرڈر بنام سپرنٹنڈنٹ مذکور بھیجکر حاصل کریں سلیبس فارم کے ہمراہ عمر ۱۸/۱۲/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۵ سال۔

قابلیت۔ کم از کم میٹرک۔ صرف راولپنڈی۔ ہزارہ۔ کیمبلپور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مظفر آباد میانوالی۔ کے امیدواران کے لئے۔ درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۹/۱۱/۶۶

پ۔ٹ ۲/۱۱/۶۶

(ناظر تعلیم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکمل سیٹ دس ۱۰ جلدوں میں
ہدیہ رعایتی ۲۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

28

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو چند روز کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۲۲۔

میں ممتاز بیگم زوجہ غلام نبی لون قوم ڈار کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن 8/159 راوی پارک لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

ایک جوڑی ٹاپس طلائی۔ ایک جوڑی کرشے طلائی۔ بارہ عدد چوڑیاں ایک سونیڈل چار عدد انگوٹھیاں ایک جوڑی کانٹے۔ کل وزن ۳۱ تولے سونا اور موجودہ قیمت ۱۲۴ روپے تولہ ہے ۳۸۴۴/- روپے پانچ صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی جائداد اور جیب خرچ پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد بناؤں گی تو اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔

شرط اول ۵/- روپے

الامۃ ممتاز بیگم

گواہ شد:۔ غلام نبی لقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ حکیم حفیظ الرحمٰن سلوری وصیت ۸۵۷۸ سیکرٹری وصایا حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

مسل نمبر ۱۸۵۲۳:۔

میں خنیج بی بی بیوہ الٰہی بخش مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر قریباً نوے

سال بیعت اندازاً ۹۷-۱۸۹۶ء ساکن ننگل باغبان تحصیل ابراہیم آباد ڈاک خانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں جوانی میں بیوہ ہو گئی تھی اپنے بچوں نورالدین، نذیر احمد درویش قادیان، بشیر احمد کے پاس رہی۔ اور اب نورالدین کے پاس گوٹھ ابراہیم آباد میں رہتی ہوں۔ اور کوئی آمد نہیں۔ معمولی اپنے زنانہ کے زیور ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً بیس روپیہ ہو گی۔ اور نقد میرے پاس بیس روپے ہیں۔ اور کوئی جائداد نہیں گاہ بگاہ میرے لڑکے کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی رقم ملے گی اس کی بھی وصیت کرتی ہوں میں اپنے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں بقائمی ہوش و حواس وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا خنیج بی بی بیوہ الٰہی بخش مرحوم گوٹھ ابراہیم آباد۔ معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ محمد اقبال ابراہیم آباد۔ عبدالغفور شار معلم وقف جدید گوٹھ ابراہیم آباد

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ابراہیم آباد۔

مسل نمبر ۱۸۵۲۵

میں محمد سلیم ولد محمد شریف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ

خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۷/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۴۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۱۰ روپیہ/

العبد محمد سلیم ولد محمد یوسف ساکن محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ عنایت اللہ ولد عالم دین محمد آباد سٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ محمد اکبر افضل ولد سراج الدین مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ۔ ضلع تھرپارکر۔

وصیت نمبر ۱۵۴۶۶

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

بہت جلد اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں کا مبارک مہینہ نازل ہونیوالا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں پھر یہ مبارک دن دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں اس مہلت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور جو نیکی ہو سکے اس کے کرنے میں تساہل نہ کرنا چاہیئے اس مبارک مہینہ میں جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ کلام پاک کی تلاوت کرنا چاہیئے اسکے معنی سمجھنے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم نومبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۶۷ء تک جاری رہیگی رمضان المبارک سے دو ماہ قبل رعایت اسلئے شروع کر دی ہے کہ آپ اطمینان سے اپنی پسند کے قرآن پاک ہدیہ کر لیں ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے تربیتی رسالہ کے سال میں بارہ شمارے حاصل کیجئے
(زعامت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضلع منٹگمری کی احمدی جماعتوں کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے ۴۹ ہزار روپے کا وعدہ

ضلع منٹگمری کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ابتدائی وعدہ بہت ہی معمولی رقم کا تھا۔ بعد میں جماعتوں نے تحریک کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر وعدہ میں اضافہ شروع کیا۔ ۲۲ ہزار روپیہ کے قریب مجموعی وعدہ ہوا لیکن جماعتوں کے حالات اور استطاعت کے پیش نظر یہ وعدہ تسلی بخش نہ تھا۔ چنانچہ ضلع کی جماعتوں کے دورہ کا پروگرام بنایا گیا۔ اوکاڑہ سے دورہ شروع کیا گیا۔ یہاں مورخہ ۷ اکتوبر کو جمعہ کی نماز کے اجتماع میں بذریعہ خطبہ مخلصین کو تحریک کی گئی۔ اور بعد نماز وعدوں کے حصول کی مہم شروع ہوئی۔ اس دن پھر بعد نماز عشاء مزید پر زور ترغیب دلائی گئی۔ اوکاڑہ سے ملحق حضرت چوہدری غلام سرور صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چک میں شام کے وقت مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ نائب امیر اور مکرم عبدالخالق صاحب فنانشل سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور خاکسار سائیکلوں پر گئے۔ ہفتہ کے دن احمدی تاجروں سے ان کی دکانوں پر ملاقات کر کے مزید توجہ دلائی گئی۔ اس تحریک و ترغیب سے اوکاڑہ و ملحقہ چک کا وعدہ ۳۱۵۰ سے ۱۳۴۸۷ روپے ہوا۔

اوکاڑہ سے مورخہ ۸ اکتوبر ہفتہ کے دن دوپہر کے وقت خاکسار منٹگمری پہنچا۔ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت فوراً ہی تشریف لے آئے اور ضروری پروگرام بنایا گیا۔ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پہلے کوشش کی گئی۔ پھر نماز مغرب کے بعد احمدیہ مسجد منٹگمری میں احباب کی خدمت میں فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد اور اس تحریک کی افادیت و اہمیت واضح کی گئی۔ بہت سے دوستوں نے اپنے وعدوں میں اخلاص و محبت سے اضافہ کیا۔ کئی ایک سے نئے وعدے لئے گئے۔ رات ۹ بجے تک اس جدوجہد کو جاری رکھا گیا۔ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب اور مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب اس جدوجہد میں امداد فرماتے رہے۔ اگلے دن اتوار مورخہ ۹ اکتوبر کو بھی قبل دوپہر تک منٹگمری شہر کے مختلف حلقوں کے احباب کو ملنے کا سلسلہ جاری رہا۔ شام کو محترم حمیداللہ خان صاحب محترم چوہدری عبدالوحید صاحب مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب اور خاکسار بذریعہ کار قریب چک ۶/۱۱ ۔ ایل گئے۔ اور شام کے بعد جماعت کے دوستوں میں تحریک کی گئی۔ اضافے ہوئے اور بعد نماز عشاء چک کے احمدیوں کے اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات کی افادیت پر تقریر کی گئی اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خاص کوشش کی تلقین کی گئی۔ رات کو واپس منٹگمری آ گئے۔

جماعت منٹگمری کا پہلا وعدہ دس ہزار روپے کے قریب تھا۔ اب ۲۰۶۸۷ روپے ہوا۔ عزیزم مکرم شاہد محمود صاحب کو دیپالپور بھجوایا گیا۔ وہ شام کو تین گنا اضافہ کرا کے لوٹے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دو تین چکوں سے محترم مولانا محمد صدیق صاحب نے اس مہم میں وعدے لئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اب ضلع منٹگمری کے کل وعدے ۴۹ ہزار روپے سے اوپر ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ اگرچہ ابھی تک مزید کی گنجائش ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو جزائے خیر دے اور جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت وار تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ منٹگمری شہر	۲۰۶۸۷-۰۰
۲۔ اوکاڑہ مع ملحقہ چک ۲/۵۵ ایل	۱۳۴۸۷-۰۰
۳۔ بٹر ۶-ایل	۱۳۵۶-۰۰
۴۔ قبولہ	۹۰۰-۰۰
۵۔ دیپالپور	۱۲۳۰-۰۰
۶۔ رینالہ خورد مع ملحقات	۶۰۰-۰۰
۷۔ گگو	۱۰۵۰-۰۰
۸۔ چک ۷/۷-ایل	۱۰۸۰-۰۰
۹۔ گوگیرہ	۳۰۰-۰۰
۱۰۔ متفرق	۲۵۹۲-۰۰
۱۱۔ اقبال نگر	۳۲۲-۰۰
میزان	۴۹۰۰۴-۰۰

(خاکسار شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

فوجی بھرتی!

مورخہ ۱۹/۱۱/۶۶ بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ بیگم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم چک ۸۸ ج۔ب کی صحت تقریباً ۲ ماہ سے خراب ہے اور آپ اب جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(حمید احمد باجوہ چک ۸۸ ج۔ب)

۲۔ میرے بڑے بھائی الحاج سید منیر احمد خلیل ابن علی جو مسقط سے رخصت پر آئے ہیں چند دنوں سے بیمار ہیں بیماری سے کافی کمزور ہو گئے ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی التجا ہے۔

سید شاہ میر احمد اشرف

ابن سید علی احمد انبالوی کارکن دار الضیافت۔ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ حکومت عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ اس وقت ملک کو غربت بیماری، افلاس، اور ناخواندگی جیسے گوناگوں مسائل کا سامنا ہے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے تنہا حکومت کے وسائل ناکافی ہیں۔ اور ہم ان مشکلات پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتے جب تک عوام کا تعاون حاصل نہ ہو۔ گورنر کل صبح لاہور جمخانہ کی گراؤنڈ میں ریڈ کراس کے ہفتہ کا افتتاح کر رہے تھے۔

• حیدرآباد ۷ نومبر۔ صدر ایوب مغربی پاکستان کے جنوبی علاقوں کا پانچ روزہ دورہ کرنے کے سلسلے کراچی سے حیدرآباد پہنچے۔ جہاں تھوڑی دیر قیام کرنے کے بعد صدر ایوب بذریعہ کار ٹنڈو محمد خان روانہ ہو گئے۔

• نئی دہلی ۷ نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے آبائی شہر الٰہ آباد اور یو۔پی اور متعدد دوسرے شہروں میں پولیس اور طلباء کے درمیان خونریز تصادم ہوئے ہیں۔ طلباء نے الٰہ آباد میں پٹرول لے جانے والی ایک گاڑی کو نذر آتش کر دیا اور یونیورسٹی کے قریب ایک بجلی گھر کو آگ لگا دی۔ میرٹھ میں بھی کل طلباء اور پولیس کے درمیان پھر تصادم ہوا طلباء نے میرٹھ کا جنرل پوسٹ آفس نذر آتش کر دیا ہے۔ دونوں شہروں میں دو سو سے زیادہ افراد پولیس کی لاٹھیوں اور طلباء کی سنگ باری سے زخمی ہوئے ہیں ادھر مسز اندرا گاندھی الٰہ آباد۔ بنارس اور مرزا پور کے دورے پر پہنچ گئی ہیں۔ ان علاقوں میں اناج کی شدید قلت ہے۔ اس سے قبل اندرا گاندھی بہار کا دورہ کر چکی ہیں جہاں بھارتی اخبارات کے مطابق بھوک سے تیرہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ مدھیہ پردیش میں ہنگامے ایک حد تک کم ہو گئے ہیں۔ مگر صوبہ میں زبردست کشیدگی ہے۔ لیکن اب یو۔پی میں دوبارہ ہنگاموں کا آغاز ہو گیا ہے۔

• ہانگ کانگ ۷ نومبر۔ چین اور روس کے مابین کل پکنگ میں سائنسی اور فنی تعاون کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے چینی خبر رساں ایجنسی کے مطابق حال ہی میں روس اور چین کی سائنس اور فنی تعاون کی کمیٹی کا جو پندرھواں اجلاس پکنگ میں ہوا تھا اس میں اس معاہدہ کی تفصیلات طے ہوئی تھیں۔

• کوالالمپور ۷ نومبر۔ ملائشیا کی وزارت خارجہ کے ایک سفیر افسر مسٹر مون جمال الدین آئندہ ہفتہ کو راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ وہ یہاں ملائشیا کا سفارتخانہ قائم کرنے کا انتظام کریں گے۔ اور دو ماہ تک یہیں رہیں گے۔ گذشتہ سال پاکستان اور ملائشیا کے تعلقات منقطع ہونے کے بعد تھائی لینڈ پاکستان میں ملائشیا کے مفادات کی نگرانی کر رہا تھا۔ کچھ عرصہ قبل شاہ ایران کی کوششوں سے دونوں ملکوں نے تعلقات بحال کر لئے تھے

• قاہرہ ۷ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ممتاز اخبار "الاہرام" نے لکھا ہے کہ شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان مشترکہ دفاع کا جو معاہدہ ہوا ہے اس سے مشرق وسطیٰ میں صورت حال پر گہرا اثر پڑے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ دونوں ملکوں کے خلاف جارحیت کے مقابلہ سے مشترکہ کمان کرے گی ...